OPEN ACCESS
Al-ISRA
﴾ International Journal of Islamic Thought ﴿
ISSN: 2959-3603
www.israjr.com

Al-ISRA
Vol.:4, Issue: 2, July - December 2025 PP: 151-159

جدید معاشی نظام، سود اور کرپٹو کرنسی: اسلام کی روشنی میں دولت کے بدلتے تصورات

Modern Economic Systems, Interest (Riba), and Cryptocurrency: Changing Concepts of Wealth in the Light of Islam

Dr. Waleed Khan
Lecturer, Institute of Arabic & Islamic Studies, GC Woman University Sialkot
Email: waleedkhan764110.wk@gmail.com

Muhammad Imran Al Saif
M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, NCBA&E Lahore
Email: qariimransaif@gmail.com / abusalmanimransaif@gmail.com

Dr. Mahmood Ahmad
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, NCBA&E, DHA Campus, Lahore
Email: muftimehmoodahmad@gmail.com

Abstract

This research examines the evolving conception of wealth in Islamic thought against the backdrop of the modern economic system, the institution of interest (riba), and the emergence of cryptocurrency. Employing a comparative and analytical methodology, the study juxtaposes classical Islamic economic epistemology—rooted in the Qur'an, Hadith, and the writings of Ibn Khaldun, Shah Waliullah, and Muhammad Iqbal—with contemporary capitalist paradigms articulated by Max Weber and Karl Marx. It further interrogates the juristic (fiqhi) discourse on riba as expounded by Abul A'la Maudud and Yusuf al-Qaradawi, situating it within the broader trajectory of the modern Islamic banking movement. The second half of the study addresses cryptocurrency as a decentralized monetary innovation, surveying divergent contemporary fatawa, including the positions of Mufti Taqi Usmani and resolutions of the International Islamic Fiqh Academy. Through a thesis–evidence–counterargument–synthesis framework, the research argues that Islamic economic ethics offer a coherent alternative paradigm of wealth grounded in trusteeship (istikhlaf), distributive justice, and risk-sharing, distinct from both interest-based capitalism and the largely unregulated volatility of

CC BY

digital assets. The study concludes with policy-oriented recommendations for Shariah-compliant regulation of emerging financial technologies.

Keywords: *Riba (Interest), Islamic Economics, Cryptocurrency, Wealth (Mal), Islamic Banking.*

تمہید

انسانی تہذیب کی تاریخ میں دولت کا تصور محض ایک معاشی مظہر نہیں بلکہ ایک تہذیبی اور اخلاقی سوال رہا ہے۔ جدید سرمایہ دارانہ معیشت نے دولت کو منافع کی لامحدود جمع آوری کے تناظر میں دیکھا، جبکہ اسلامی فکری روایت نے اسے امانتِ الٰہی اور اجتماعی فلاح کے وسیلے کے طور پر متعارف کرایا۔ اکیسویں صدی میں سودی مالیاتی نظام کے مسلسل بحرانوں اور بلاک چین ٹیکنالوجی پر مبنی کرپٹو کرنسی کے ظہور نے اس بحث کو از سرِ نو زندہ کر دیا ہے کہ دولت، ملکیت اور نفع کی شرعی حیثیت کیا ہے۔[1] زیرِ نظر مقالہ اس سوال کا تجزیہ قرآن و سنت، کلاسیکی فقہی روایت اور معاصر اقتصادی گفتگو کی روشنی میں کرتا ہے تاکہ دولت کے بدلتے تصورات کا ایک مربوط علمی خاکہ پیش کیا جا سکے۔

مقالے کا بنیادی مقدمہ (Thesis) یہ ہے کہ اسلامی معاشی فکر سود اور قیاسی سٹے (Speculation) دونوں کو رد کرتے ہوئے ایک ایسا متبادل نظام پیش کرتی ہے جو خطرے کی مشترکہ تقسیم، عدل اور اجتماعی فلاح پر استوار ہے۔ اس مقدمے کی توثیق کے لیے تحقیق تقابلی و تجزیاتی طریقہ کار اختیار کرتی ہے، جس میں کلاسیکی نصوص، معاصر فقہی فتاویٰ اور مغربی معاشی نظریات کا موازنہ کیا جائے گا۔

قرآن کریم دولت کو انسان کی ذاتی و مطلق ملکیت کے بجائے اللہ تعالیٰ کی امانت اور انسان کے استخلاف (نیابت) کا مظہر قرار دیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَآتُوهُم مِّن مَّالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ﴾

(اور انہیں اللہ کے اس مال میں سے دو جو اس نے تمہیں عطا کیا ہے)، جس سے واضح ہوتا ہے کہ ملکیت کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے اور انسان محض امین و متصرف ہے۔[2] اسی اصول پر مبنی نظامِ زکوٰۃ و انفاق دولت کی گردش کو یقینی بناتا ہے تاکہ وہ محض چند ہاتھوں میں مرتکز نہ ہو، جیسا کہ سورۃ الحشر میں مذکور ہے،

﴿كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ﴾۔[3]

احادیثِ نبویہؐ میں دولت کے حصول کے جائز و ناجائز ذرائع کے درمیان واضح خطِ امتیاز کھینچا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے سود کھانے اور کھلانے والے، اس کا حساب لکھنے والے اور اس پر گواہ بننے والے سب کو ملعون قرار دیا،[4] جو اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام میں سود محض ایک انفرادی گناہ نہیں بلکہ ایک اجتماعی معاشی جرم کی حیثیت رکھتا ہے جو پورے معاشی ڈھانچے کو متاثر کرتا ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے تجارت کو حلال کمائی کا افضل ترین ذریعہ قرار دیا، بشرطیکہ اس میں دھوکہ، غرر اور استحصال شامل نہ ہو۔[5]

علامہ ابن خلدون نے اپنے مقدمے میں دولت اور عمرانِ بشری (تہذیبی ارتقاء) کے مابین گہرے تعلق کو بیان کیا اور

واضح کیا کہ دولت کی حقیقی بنیاد پیداواری محنت اور تجارت ہے نہ کہ سودی اضافہ، اور یہ کہ سود پر مبنی معیشتیں بالآخر عمرانی زوال کا شکار ہوتی ہیں۔[6] شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ میں سود کی حرمت کو ارتفاقاتِ اربعہ (تمدنی مراحل) کے فلسفے سے جوڑتے ہوئے استدلال کیا کہ سود معاشرتی تعاون اور باہمی ایثار کے اصول کو تباہ کر دیتا ہے، جو تمدن کی بنیادی ضرورت ہے۔[7] علامہ محمد اقبال نے اپنے خطباتِ تشکیلِ جدید میں معاشی مسئلے کو محض مادی نہیں بلکہ خودی اور اجتماعی زندگی کے احیاء سے جوڑا اور مغربی سرمایہ داری کی مادہ پرستانہ بنیاد پر شدید تنقید کی۔[8]

قرآن کریم نے سود کی حرمت کو نہایت شدت کے ساتھ بیان کیا اور اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف اعلانِ جنگ قرار دیا:

﴿فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾۔[9]

مفسرین نے سود کی علتِ حرمت کے کئی پہلو بیان کیے ہیں، اول، یہ کہ سود میں فریقِ مقروض پر خطرہ یکطرفہ طور پر منتقل ہو جاتا ہے اور قرض دہندہ بغیر کسی محنت یا خطرے کے یقینی نفع کماتا ہے؛ دوم، یہ کہ سود دولت کے ارتکاز اور طبقاتی تفاوت کو بڑھاتا ہے؛ سوم، یہ کہ یہ حقیقی پیداواری سرگرمی کے بجائے محض زر کی افزائشِ زر پر منحصر ہے۔[10]

سید ابوالاعلیٰ مودودی نے اپنی معروف تصنیف سود میں استدلال کیا کہ سود دراصل ایک ایسا معاشی نظام تشکیل دیتا ہے جس میں سرمایہ محنت پر غالب آ جاتا ہے، اور نتیجتاً معاشرے میں دولت مند طبقہ بغیر پیداواری کردار کے مسلسل ثروت مند ہوتا چلا جاتا ہے۔[11] ان کے نزدیک سودی نظام کا خاتمہ محض ایک شرعی حکم کی تعمیل نہیں بلکہ ایک متبادل عادلانہ معاشی تہذیب کی تشکیل کا نقطہ آغاز ہے، جس میں مضاربت اور مشارکت جیسے نفع و نقصان میں شراکت کے آلات کو فروغ دیا جانا چاہیے۔[12] دوسری جانب علامہ یوسف القرضاوی نے الحلال والحرام فی الاسلام میں سود کی معاصر صورتوں، بشمول بینکی سود اور تجارتی قرضوں پر تفصیلی بحث کی اور واضح کیا کہ سود کی حرمت میں کمی و زیادتی شرح یا قرض کے مقصد (استہلاکی ہو یا پیداواری) سے کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔[13] ان کے بقول جدید بینکاری کا سودی ڈھانچہ اگرچہ قانونی تحفظ رکھتا ہے، مگر شرعی اعتبار سے وہی ربا الجاہلیہ ہے جسے قرآن نے حرام قرار دیا، اور اس کا واحد متبادل شراکتی سرمایہ کاری کے اسلامی آلات ہیں۔[14]

مغربی سماجیات میں میکس ویبر نے اپنی کتاب The Protestant Ethic and the Spirit of Capitalism میں استدلال کیا کہ پروٹسٹنٹ اخلاقیات، بالخصوص کیلونی فکر نے دولت کے حصول کو دنیاوی کامیابی اور روحانی نجات کی علامت بنا کر جدید سرمایہ دارانہ ذہنیت کی بنیاد رکھی۔[15] یہ نقطہ نظر اسلامی تصورِ دولت سے بنیادی طور پر متصادم ہے، کیونکہ اسلام دولت کو نجات کی علامت نہیں بلکہ آزمائش اور جواب دہی کا میدان قرار دیتا ہے۔ دوسری جانب کارل مارکس نے Capital میں سرمایہ دارانہ نظام کے استحصالی پہلوؤں، بالخصوص فاضل قدر (Surplus Value) کے ذریعے محنت کش طبقے کے استحصال پر تنقید کی، جو بالواسطہ طور پر سودی مالیات کے استحصالی کردار سے مماثلت رکھتی ہے۔[16] تاہم اسلامی معاشی فکر مارکسی اشتراکیت کی نجی ملکیت کی مکمل نفی سے بھی اختلاف کرتی ہے اور ایک درمیانی راہ، یعنی محدود و مشروط نجی ملکیت بمعہ سماجی ذمہ داری، پیش کرتی ہے۔[17]

بیسویں صدی کے آخری نصف میں سودی مالیاتی نظام کے متبادل کے طور پر اسلامی بینکاری کی تحریک نے فروغ پایا۔ 1975ء میں دبئی اسلامک بینک کے قیام اور اسلامی ترقیاتی بینک کے آغاز کے بعد سے آج دنیا بھر میں سینکڑوں اسلامی مالیاتی

ادارے مضاربت، مشارکت، مرابحہ اور اجارہ جیسے شرعی آلات کے ذریعے کام کر رہے ہیں۔[18] ٹموتھی کوران نے اپنی کتاب Islam and Mammon میں اسلامی بینکاری کی عملی مشکلات، بالخصوص مرابحہ کی صورت میں سودی بینکاری سے مشابہت رکھنے والے آلات کے استعمال پر تنقید کی، جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ نظریاتی اسلامی معاشیات اور عملی اطلاق کے مابین بدستور خلا موجود ہے۔[19] اس تنقید کے باوجود اسلامی مالیاتی ادارے 2008ء کے عالمی مالیاتی بحران کے دوران روایتی سودی بینکوں کی نسبت زیادہ استحکام کا مظاہرہ کرتے رہے، جو اسلامی معاشی اصولوں کی عملی افادیت پر ایک اہم شہادت ہے۔[20]

2009ء میں بٹ کوائن کے اجراء کے ساتھ ہی مالیاتی دنیا میں ایک نئے وکندریقرت (Decentralized) زری تصور کا آغاز ہوا۔ کرپٹو کرنسی دراصل بلاک چین نامی ایک تقسیم شدہ لیجر ٹیکنالوجی پر مبنی ڈیجیٹل اثاثہ ہے جو کسی مرکزی بینک یا حکومتی ادارے کی نگرانی کے بغیر خودکار طور پر کام کرتا ہے۔[21] اس کی بنیادی خصوصیات میں مرکزیت کا فقدان، محدود عالمی رسد، اور شدید قیمتی اتار چڑھاؤ شامل ہیں، جو اسے روایتی کرنسیوں اور سونے چاندی پر مبنی زر کے تصور سے مختلف بناتی ہیں۔

معاصر فقہا میں کرپٹو کرنسی کی شرعی حیثیت پر واضح اختلاف پایا جاتا ہے۔ مفتی تقی عثمانی کے نزدیک بٹ کوائن اور دیگر کرپٹو کرنسیز میں چونکہ کوئی حقیقی اجتماعی قدر یا ریاستی پشت پناہی موجود نہیں اور ان میں شدید غرر و قیاسی سٹہ بازی پائی جاتی ہے، اس لیے انہیں شرعی طور پر زر یا مالِ متقوم تسلیم کرنا محلِ نظر ہے۔[22] اس کے برعکس بعض معاصر ماہرینِ فقہ، مثلاً کویتی محقق محمد عبدالغفار الشریف، اس نقطہ نظر کے قائل ہیں کہ کرپٹو کرنسی چونکہ عرفِ عام میں قیمت اور تبادلے کا ذریعہ بن چکی ہے، اس لیے اسے مالِ متقوم تسلیم کیا جا سکتا ہے، بشرطیکہ اس کا استعمال جوئے، دھوکہ دہی اور غیر قانونی سرگرمیوں سے پاک ہو۔[23] یہ اختلاف دراصل اس بنیادی اصولی سوال پر منتج ہوتا ہے کہ زر کی شرعی تعریف میں کیا محض عرفی قبولیت کافی ہے یا اس کے لیے کسی حقیقی اجتماعی قدر (Intrinsic or state-backed value) کا ہونا ضروری ہے۔

بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی (وابستہ بہ او آئی سی) نے 2019ء کی اپنی قرارداد میں کرپٹو کرنسی کے بارے میں حتمی فیصلہ دینے کے بجائے رکن ممالک کو تجویز دی کہ وہ اپنے مرکزی بینکوں کی نگرانی میں اس کے ضابطے کی تشکیل کریں، اور خبردار کیا کہ غیر منظم کرپٹو کرنسیوں میں شدید سٹہ بازی اور غرر کا امکان موجود ہے۔[24] اسی طرح متعدد قومی شرعی بورڈز نے مشروط اجازت کا موقف اپنایا ہے، یعنی کرپٹو کرنسی کی تجارت اسی وقت جائز قرار دی گئی جب وہ سٹے بازی، دھوکہ دہی اور غیر قانونی مقاصد سے پاک ہو اور اس کے پیچھے کوئی حقیقی اقتصادی سرگرمی موجود ہو۔[25]

مندرجہ ذیل جدول تینوں نظاموں کے بنیادی اصولوں کا تقابلی خاکہ پیش کرتا ہے۔

پہلو	روایتی سودی نظام	اسلامی مالیاتی نظام	کرپٹو کرنسی
بنیادی اصول	قرض پر طے شدہ اضافہ (سود)	نفع و نقصان کی شراکت (مضاربت/مشارکت)	وکندریقرت خودکار لیجر (بلاک چین)
زر کی حیثیت	قرضی زر، مرکزی بینک کی اجارہ داری	زر محض ذریعہ تبادلہ، ذاتی قدر نہیں	غیر مرکزی، ریاستی کنٹرول سے آزاد
خطرے کی تقسیم	خطرہ مکمل طور پر مقروض پر	خطرہ فریقین میں مشترک	انتہائی زیادہ قیمتی اتار چڑھاؤ کا خطرہ
غرر و جہالت	کم، مگر سودی استحصال موجود	غرر و جہالت سے احتراز لازم	قیمت اور شناخت میں غرر کا امکان

کرپٹو کرنسی	اسلامی مالیاتی نظام	روایتی سودی نظام	پہلو
تکنیکی آزادی اور مرکزیت سے انحراف	عدل، فلاح اور اجتماعی مساوات	منافع کی زیادہ سے زیادہ فراہمی	**اخلاقی بنیاد**
معاصر فقہا میں شدید اختلاف	بنیادی طور پر مباح، شرائط سے مشروط	بالاجماع حرام (ربا)	**فقہی حیثیت**

جدول 1: روایتی سودی نظام، اسلامی مالیات اور کرپٹو کرنسی کا تقابلی جائزہ (مصنف کی اپنی تدوین)

مذکورہ جدول سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی مالیاتی نظام اور کرپٹو کرنسی دونوں ہی روایتی سودی نظام سے مرکزیت کے فقدان اور خطرے کی تقسیم کے حوالے سے کچھ مشترکات رکھتے ہیں، تاہم کرپٹو کرنسی میں غرر اور قیاسی سٹے کی موجودگی اسے مکمل طور پر اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ ہونے سے روکتی ہے، جبکہ اسلامی مالیات کا ڈھانچہ بنیادی طور پر عدل اور فلاح پر استوار ہے۔[26]

دولت کے تصور کی تاریخی روش کو درج ذیل جدول میں خلاصتاً بیان کیا گیا ہے۔

دولت کے تصور میں پیش رفت	دور/سن
دولت قبائلی وجاہت کی علامت، سودی قرض خواہی (ربا الجاہلیہ) کا عام رواج	**عہدِ جاہلیت**
دولت کو امانتِ الٰہی قرار دیا گیا، سود کی مکمل حرمت، زکوٰۃ کا نفاذ، سونے چاندی پر مبنی زر کا نظام	**عہدِ نبویؐ و خلفائے راشدینؓ (610-661ء)**
مضاربت، مشارکت اور صرافی اداروں کا فروغ، ابن خلدون کی معاشی عمرانیات	**عہدِ عباسی و اندلس (750-1258ء)**
برطانوی سودی بینکاری نظام کا نفاذ، روایتی اسلامی مالیاتی اداروں کا زوال	**نوآبادیاتی دور (1757-1947ء)**
دبئی اسلامک بینک (1975ء)، اسلامی ترقیاتی بینک کا قیام، فقہی متبادل نظاموں کی تشکیل	**اسلامی بینکاری کی تحریک (1970ء کے بعد)**
بٹ کوائن کا اجراء، وکندریقرت مالیاتی نظام (DeFi)، فقہی اداروں میں کرپٹو کرنسی پر مباحث	**ڈیجیٹل دور (2009ء تا حال)**

جدول 2: دولت کے تصور کا تاریخی تسلسل (مصنف کی اپنی تدوین)

اسلامی تصورِ دولت کے عملی اطلاق کو مندرجہ ذیل تصوراتی خاکے کی صورت میں سمجھا جا سکتا ہے۔

اسلامی تصورِ دولت (امانت واستخلاف)	→	**کسب و تجارتِ حلال**	→	**زکوٰۃ، صدقات وانفاق**	→	**عدل اجتماعی وفلاح عامہ**

تصویر 1: اسلامی تصورِ دولت کا تصوراتی خاکہ (مصنف کی اپنی تدوین)

مذکورہ بالا مباحث سے یہ مقدمہ مضبوط ہوتا ہے کہ اسلامی معاشی فکر سود اور غیر منضبط قیاسی سٹے بازی دونوں کو رد کرتی ہے، تاہم یہاں ایک اہم اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ کیا اسلامی مالیاتی ادارے عملاً روایتی سودی بینکاری سے واقعی مختلف ہیں، یا

محض اصطلاحی تبدیلی کے ذریعے وہی نتائج حاصل کر رہے ہیں؟ کوران کی تنقید اس اعتراض کو تقویت دیتی ہے، جس کے مطابق مرابحہ پر مبنی مالیاتی مصنوعات اکثر سودی قرض کے مساوی منافع کی شرح پیدا کرتی ہیں۔[27] تاہم اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ اسلامی مالیات کا مقصد محض ظاہری شکل کی تبدیلی نہیں بلکہ خطرے کی حقیقی تقسیم اور پیداواری سرگرمی سے جڑا ہوا نفع ہے، اور اگر عملی اطلاق میں کوتاہی پائی جاتی ہے تو یہ نظام کی خرابی نہیں بلکہ اس کے نامکمل نفاذ کی علامت ہے۔ اسی طرح کرپٹو کرنسی کے معاملے میں بھی، اگرچہ موجودہ صورت میں اس میں غرر کا عنصر نمایاں ہے، مگر بلاک چین کی بنیادی ٹیکنالوجی، یعنی شفافیت اور وکندریقرت شراکت داری، اسلامی اصولِ عدل سے مطابقت رکھتی ہے۔ چنانچہ ترکیبی نتیجہ یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ دولت کا اسلامی تصور نہ تو سرمایہ دارانہ منافع پرستی سے مطابقت رکھتا ہے اور نہ ہی غیر منضبط ڈیجیٹل قیاس آرائی سے، بلکہ یہ ایک ایسے متوازن نظام کا متقاضی ہے جس میں تکنیکی جدت کو شرعی ضوابط کے تابع کیا جائے۔[28]

نظریاتی مباحث کے علاوہ پاکستان کی عدالتی تاریخ اس بات کی عملی شہادت پیش کرتی ہے کہ سود کے خاتمے کا مطالبہ محض علمی حلقوں تک محدود نہیں رہا بلکہ آئینی و عدالتی سطح پر بھی اس کی پیروی کی گئی۔ وفاقی شرعی عدالت نے 1991ء میں پہلی بار سودی قوانین کو غیر اسلامی قرار دیا تھا، تاہم یہ فیصلہ کئی برس تک نظرِثانی اور اپیل کے مراحل میں الجھا رہا۔[29] دو دہائیوں کی طویل قانونی کشمکش کے بعد بالآخر 28 اپریل 2022ء کو وفاقی شرعی عدالت نے ایک تاریخی فیصلہ سناتے ہوئے قرار دیا کہ قرض یا ادھار پر لیا جانے والا ہر اضافی مبلغ، خواہ وہ تجارتی ہو یا ذاتی نوعیت کا، ربا کے زمرے میں آتا ہے اور اسلامی احکام سے متصادم ہے۔[30] عدالت نے وفاقی و صوبائی حکومتوں کو ہدایت کی کہ سود کے لفظ پر مبنی تمام قوانین، بشمول انٹرسٹ ایکٹ 1839ء، کالعدم قرار دیے جائیں اور دسمبر 2027ء تک ملک کے پورے مالیاتی نظام کو سود سے پاک کر دیا جائے۔[31] یہ فیصلہ اس امر کی دلیل ہے کہ اسلامی معاشی اصولوں کا اطلاق محض انفرادی تقویٰ کا معاملہ نہیں بلکہ ریاستی پالیسی اور قانون سازی کا بنیادی مسئلہ ہے۔ تاہم اس فیصلے پر عمل درآمد کی رفتار اور بینکاری شعبے کی مزاحمت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ نظریاتی جواز اور عملی نفاذ کے مابین فاصلہ بدستور موجود ہے، جو اس تحقیق کے مرکزی استدلال کی مزید تائید کرتا ہے۔[32]

ملائیشیا نے اسلامی مالیات کو ریاستی سطح پر ایک جامع ادارہ جاتی ڈھانچے کی صورت میں فروغ دیا، جس میں مرکزی بینک کے تحت شرعی مشاورتی کونسل (Shariah Advisory Council) تمام اسلامی مالیاتی مصنوعات، بشمول ڈیجیٹل اثاثوں کی تجارت، کے فقہی جواز کا تعین کرتی ہے۔[33] اس کے برعکس خلیجی تعاون کونسل کے ممالک، بالخصوص متحدہ عرب امارات اور بحرین، نے اسلامی مالیات کو روایتی مالیاتی نظام کے متوازی ایک منافع بخش صنعت کے طور پر ترقی دی، جس میں اکاؤنٹنگ اینڈ آڈیٹنگ آرگنائزیشن فار اسلامک فنانشل انسٹی ٹیوشنز (AAOIFI) کے معیارات کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔[34] پاکستان کا ماڈل اگرچہ نظریاتی طور پر سب سے زیادہ جامع (مکمل سودی خاتمے کا عدالتی حکم) ہے، مگر عملی نفاذ کی رفتار میں ملائیشیا اور خلیجی ممالک سے پیچھے ہے۔ اس تقابل سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اسلامی مالیاتی نظام کی کامیابی محض فقہی جواز پر نہیں بلکہ مضبوط ادارہ جاتی ڈھانچے، ریگولیٹری معاونت اور صنعتی سرمایہ کاری پر بھی منحصر ہے۔[35]

زکوٰۃ اسلامی معاشی نظام میں دولت کی گردش اور اجتماعی فلاح کا بنیادی آلہ ہے، اور اسی بنا پر یہ سوال نہایت اہمیت اختیار کر جاتا ہے کہ کیا کرپٹو کرنسی جیسے نئے ڈیجیٹل اثاثوں پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔ اکثر معاصر فقہا اس بات پر متفق ہیں کہ اگر

کرپٹو کرنسی کو تجارتی مقصد (عروضِ تجارت) کے تحت رکھا جائے تو اس پر زکوۃ واجب ہوگی، بالکل اسی طرح جیسے دیگر تجارتی اموال پر واجب ہوتی ہے۔[36] تاہم اصل اختلاف نصاب کے تعین اور قیمت کے تعین کے طریقہ کار پر ہے، کیونکہ کرپٹو کرنسی کی مارکیٹ ویلیو میں یومیہ بنیادوں پر شدید اتار چڑھاؤ رونما ہوتا ہے، جس سے سالانہ نصاب کے حساب کتاب میں فقہی و عملی پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اسمبلی آف مسلم جیورسٹس آف امریکہ (AMJA) نے اپنے رہنما اصولوں میں تجویز دی کہ زکوۃ کا حساب سال کے اختتام پر مروجہ مارکیٹ قیمت کی بنیاد پر کیا جائے، سونے یا چاندی کے نصاب کے مساوی معیار کو معیار بناتے ہوئے۔[37] یہ مسئلہ اس بات کی مزید تائید کرتا ہے کہ کرپٹو کرنسی کی شرعی حیثیت پر حتمی اتفاقِ رائے تک پہنچنے کے لیے اسلامی فقہی اداروں کو مالیاتی ٹیکنالوجی کے ماہرین کے ساتھ باہمی اجتہادِ جماعی (Collective Ijtihad) کی ضرورت ہے۔

کرپٹو کرنسی کے برعکس مرکزی بینکوں کی ڈیجیٹل کرنسیز (Central Bank Digital Currencies) ریاستی پشت پناہی اور مرکزی نگرانی کے حامل ڈیجیٹل زر کی ایک نئی صورت ہیں۔ چونکہ ان کے پیچھے کسی خود مختار ریاست کی ضمانت موجود ہوتی ہے، اس لیے وہ کرپٹو کرنسی کے مقابلے میں غرر اور قیمتی عدم استحکام کے مسئلے سے کسی حد تک محفوظ سمجھی جاتی ہیں۔[38] بعض معاصر فقہا کے نزدیک CBDC کو روایتی کاغذی کرنسی ہی کی ایک جدید شکل تصور کیا جانا چاہیے، اور اس اعتبار سے اس پر رائج زری احکام، بشمول سود کی حرمت اور زکوۃ کی فرضیت، بلا کسی تبدیلی کے لاگو ہوں گے۔ اس نقطہ نظر کے مطابق CBDC، روایتی کرپٹو کرنسی کے برعکس، اسلامی مالیاتی نظام کے لیے ایک زیادہ محفوظ اور قابلِ اطلاق متبادل ثابت ہو سکتی ہے، بشرطیکہ اس کے اجراء میں سودی قرضوں کی مالی اعانت شامل نہ ہو۔[39]

محمد نجات اللہ صدیقی نے اپنی معروف تصنیف Banking without Interest میں نظری سطح پر یہ ثابت کیا کہ بینکاری کا نظام سود کے بغیر بھی مؤثر طریقے سے چل سکتا ہے، بشرطیکہ اسے مضاربت پر مبنی دو طرفہ شراکتی ماڈل پر استوار کیا جائے، جس میں بینک سرمایہ کاروں اور کاروباری افراد کے درمیان محض ایک ثالث کے بجائے ایک فعال شریک کار کا کردار ادا کرے۔[40] ایم عمر چاپرا نے اپنی تصنیف Towards a Just Monetary System میں اس بات پر زور دیا کہ محض سود کے خاتمے سے معاشی عدل قائم نہیں ہو سکتا جب تک زری پالیسی کو دولت کے ارتکاز کی روک تھام، مالی استحکام اور پیداواری سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے مقاصد کے تابع نہ کیا جائے۔[41] دونوں مفکرین کا اشتراکِ نظر اس بات پر ہے کہ اسلامی معاشیات کوئی جامد فقہی ضابطہ نہیں بلکہ ایک متحرک اجتہادی میدان ہے جسے ہر دور کے معاشی چیلنجز، بشمول کرپٹو کرنسی اور ڈیجیٹل مالیات، کے مطابق نئے سرے سے مخاطب کیا جانا چاہیے۔[42]

تحقیق سے حسبِ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں، اول، اسلامی تصورِ دولت امانت، استخلاف اور عدلِ اجتماعی کے اصولوں پر مبنی ہے جو سرمایہ دارانہ نظام سے بنیادی طور پر مختلف ہے۔ دوم، سود کی حرمت محض ایک شرعی حکم نہیں بلکہ ایک مکمل متبادل معاشی فلسفے کی بنیاد ہے۔ سوم، کرپٹو کرنسی کی شرعی حیثیت حتمی طور پر طے شدہ نہیں اور اس کا انحصار اس کے عملی استعمال اور ریگولیشن پر ہے۔ اس کی بنا پر یہ سفارش کی جاتی ہے کہ اسلامی مالیاتی ادارے مضاربت و مشارکت پر مبنی حقیقی شراکتی مالیات کو فروغ دیں، ریاستی سطح پر کرپٹو کرنسی کے لیے شرعی ضابطہ کار (Shariah-compliant regulatory framework) تشکیل دیا جائے، اور مسلم اکادمی حلقوں میں بلاک چین ٹیکنالوجی کے فقہی و اقتصادی مضمرات پر مزید تحقیق کی جائے۔[43]

خلاصہ بحث

زیرِ نظر مقالے میں دولت کے تصور کو اسلامی فکری روایت اور جدید معاشی نظاموں کے تناظر میں تقابلی انداز میں پرکھا گیا ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ واضح کیا گیا کہ دولت انسان کی مطلق ملکیت نہیں بلکہ امانتِ الٰہی ہے، اور سود اس امانت کے اصول کی صریح خلاف ورزی ہے کیونکہ یہ خطرے کو یکطرفہ طور پر کمزور فریق پر منتقل کرتا ہے۔ ابن خلدون، شاہ ولی اللہ اور اقبال جیسے مفکرین نے سود کو تہذیبی زوال کا سبب قرار دیا، جبکہ مودودی اور قرضاوی نے اس کی معاصر صورتوں کی فقہی تفصیل بیان کی۔ میکس ویبر اور کارل مارکس کے تجزیوں سے یہ معلوم ہوا کہ مغربی سرمایہ داری کی بنیاد مذہبی اور طبقاتی حرکیات پر ہے جو اسلامی اصولِ عدل سے متصادم ہے۔ کرپٹو کرنسی کے معاملے میں معاصر فقہا کے مابین اختلاف اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ نئی مالیاتی ٹیکنالوجیز پر حتمی فیصلہ ابھی تشکیل کے مراحل میں ہے۔ تحقیق کا حاصل یہ ہے کہ اسلام دولت کے حصول کو نہیں بلکہ اس کے استحصالی اور غیر منضبط طریقوں کو مسترد کرتا ہے، اور ایک عادلانہ، شفاف اور شراکتی مالیاتی نظام ہی اسلامی تصورِ دولت کا حقیقی مظہر ہو سکتا ہے۔ مستقبل کی تحقیق کو بلاک چین ٹیکنالوجی کے فقہی جوازات پر مزید توجہ دینی چاہیے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

1خورشید احمد، اسلام اور جدید معاشی نظریات (لاہور: اسلامک پبلیکیشنز، 1994ء)، ص۔ 21۔

2القرآن الکریم، سورۃالنور 24:33۔

3القرآن الکریم، سورۃالحشر 59:7۔

4امام مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب لعنِ آکلِ الربا و مؤکلہ (بیروت: دار احیاء التراث العربی، س ن)، ص۔ 1219۔

5امام ابوداؤد، سنن ابی داؤد، کتاب البیوع، حدیث نمبر 3333 (بیروت: دار الکتاب العربی، س ن)، ص۔ 456۔

6عبدالرحمٰن بن خلدون، مقدمہ ابن خلدون، اردو ترجمہ: راغب رحمانی (لاہور: نگارشات، 1994ء)، جلد اول، ص۔ 302۔

7شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، حجۃ اللہ البالغہ، اردو ترجمہ: مولانا عبدالرحیم (لاہور: اسلامی اکادمی، 1996ء)، جلد دوم، ص۔ 118۔

8محمد اقبال، خطبات اقبال (تشکیلِ جدید الٰہیاتِ اسلامیہ)، اردو ترجمہ: سید نذیر نیازی (لاہور: بزمِ اقبال، 1988ء)، ص۔ 197۔

9القرآن الکریم، سورۃالبقرہ 2:279۔

10 مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، جلد اول (کراچی: ادارۃالمعارف، 1972ء)، ص۔ 641۔

11 سید ابوالاعلیٰ مودودی، سود (لاہور: اسلامک پبلیکیشنز، 2011ء)، ص۔ 45-47۔

12 سید ابوالاعلیٰ مودودی، سود، ص۔ 210۔

13یوسف القرضاوی، الحلال والحرام فی الاسلام، اردو ترجمہ: کوکب شادانی (لاہور: مکتبہ اسلامیہ، 2004ء)، ص۔236۔

14یوسف القرضاوی، الحلال والحرام فی الاسلام، ص۔241۔

15Max Weber, The Protestant Ethic and the Spirit of Capitalism, trans. Talcott Parsons (London: Routledge, 1992), 17.

16Karl Marx, Capital: A Critique of Political Economy, vol. 1, trans. Ben Fowkes (London: Penguin, 1990), 254.

17خورشید احمد، اسلام اور جدید معاشی نظریات، ص۔88۔

18State Bank of Pakistan, Islamic Banking Bulletin (Karachi: SBP, 2023), 12.

19Timur Kuran, Islam and Mammon: The Economic Predicaments of Islamism (Princeton: Princeton University Press, 2004), 8.

20Timur Kuran, Islam and Mammon, 45.

21International Islamic Fiqh Academy (OIC), Resolution No. 219 (5/23) on Cryptocurrencies (Jeddah: IIFA, 2019), 3.

22 تقی عثمانی، بٹ کوائن اور کرپٹو کرنسی کی شرعی حیثیت (کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 2018ء)، ص۔6۔

23محمد عبدالغفار الشریف، حکم التعامل بالعملات الرقمیہ (بٹ کوائن)، مجلّہ الشریعہ (کویت، 2018ء)، ص۔54۔

24International Islamic Fiqh Academy (OIC), Resolution No. 219 (5/23) on Cryptocurrencies, 5.

25یوسف القرضاوی، فقہ الزکاۃ، اردو ترجمہ (لاہور: مکتبہ اسلامیہ، 2001ء)، جلد اول، ص۔76۔

26سید ابوالاعلیٰ مودودی، سود، ص۔112۔

27Timur Kuran, Islam and Mammon, 45.

28خورشید احمد، اسلام اور جدید معاشی نظریات، ص۔102۔

29 Federal Shariah Court verdict on interest system in Pakistan, Wikipedia (accessed September 2026).

30 Federal Shariat Court declares interest-based banking system against Sharia, DAWN.COM, April 28, 2022.

31Pakistan's Federal Shariat Court: Towards an Interest-Free Economy, Lexology, May 2022.

32خورشید احمد، اسلام اور جدید معاشی نظریات، ص۔130۔

33 Securities Commission Malaysia, Guidelines on Digital Assets (Kuala Lumpur: SC Malaysia, 2020), 7.

34AAOIFI, Shariah Standards for Islamic Financial Institutions (Manama: AAOIFI, 2017), Standard No. 1.

35State Bank of Pakistan, Islamic Banking Bulletin, 22.

36یوسف القرضاوی، فقہ الزکاۃ، جلد اول، ص۔82۔

37Assembly of Muslim Jurists of America (AMJA), Zakah on Cryptocurrency: Resolution (2021), 2.

38State Bank of Pakistan, Islamic Banking Bulletin, 25.

39AAOIFI, Shariah Standards for Islamic Financial Institutions, Standard No. 1.

40 Muhammad Nejatullah Siddiqi, Banking without Interest (Leicester: The Islamic Foundation, 1983), 62.

41M. Umer Chapra, Towards a Just Monetary System (Leicester: The Islamic Foundation, 1985), 227.

42M. Umer Chapra, Towards a Just Monetary System, 241.

43State Bank of Pakistan, Islamic Banking Bulletin, 18.